

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے قومی تربیتی کورسز کا اصلاح معاشرہ میں کردار: تحقیقی و تجرباتی مطالعہ

The Role of the National Training Courses of Dawah Academy, International Islamic University Islamabad, in Social Reform: An Analytical Study

*Yasir Ijaz, ** Dr. Rizwan Younas

* PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Pakistan

** Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat, Pakistan.

KEYWORDS

Dawah Academy,
International Islamic
University Islamabad,
Islamic Education,
National Training Courses,
Pakistan.
Social Reform.

ABSTRACT

Social reform is a fundamental objective of Islam that requires systematic educational and training initiatives to address contemporary moral and social challenges. The National Training Courses of Dawah Academy, International Islamic University Islamabad, represent a significant institutional effort to promote Islamic values, ethical conduct, and social responsibility through organized training programmes. This article presents an analytical study of the role of these courses in social reform. Using a qualitative research approach, it examines their objectives, training strategies, educational content, and practical outcomes through the analysis of official publications, institutional reports, and relevant academic sources. The study particularly highlights their contribution to character development, religious awareness, social harmony, and community engagement. The findings indicate that the Academy has developed a balanced and effective training model that integrates Islamic teachings with contemporary educational practices. The study concludes that its National Training Courses have made a meaningful contribution to social reform and provide a valuable institutional model for contemporary Islamic educational and training initiatives.

تعارف

اسلام نے انسانی زندگی کی تعمیر میں فرد اور معاشرے دونوں کو یکساں اہمیت دی ہے۔ قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ کی تعلیمات اس حقیقت پر زور دیتی ہیں کہ ایک صالح اور متوازن معاشرے کی تشکیل کا انحصار ایسے افراد کی تیاری پر ہے جو ایمان، علم، اخلاق اور ذمہ دارانہ طرز عمل سے آراستہ ہوں۔ اسی لیے اسلامی دعوت کا دائرہ کار محض مذہبی معلومات کی فراہمی تک محدود نہیں بلکہ وہ انسان کی فکری رہنمائی، اخلاقی تزکیہ، سماجی شعور اور مثبت اجتماعی رویوں کی نشوونما کو بھی اپنی بنیادی ترجیحات میں شامل کرتی ہے۔ عصر حاضر میں معاشرتی اقدار میں تیزی سے آنے والی تبدیلی، فکری انتشار، اخلاقی بحران، خاندانی کمزوری اور سماجی بے حسی جیسے مسائل نے ایسے منظم تربیتی اداروں کی ضرورت کو مزید نمایاں کر دیا ہے، جو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاشرے کی فکری و اخلاقی تعمیر کے لیے مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

پاکستان میں دعوت و تربیت کے میدان میں متعدد مذہبی اور تعلیمی ادارے خدمات انجام دے رہے ہیں، تاہم دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے اپنی منظم تربیتی سرگرمیوں، علمی منصوبوں اور اشاعتی خدمات کے ذریعے ایک نمایاں ادارہ جاتی شناخت قائم کی ہے۔ اکیڈمی

کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے قومی تربیتی کورسز مختلف سماجی طبقات کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مرتب کیے جاتے ہیں، جن میں ائمہ و خطباء، اساتذہ، طلبہ، خواتین، نوجوانوں اور دیگر پیشہ و افراد شامل ہیں۔ ان کورسز کا بنیادی مقصد شرکاء کی علمی استعداد، دعوتی بصیرت اور عملی صلاحیتوں کو اس انداز میں فروغ دینا ہے کہ وہ اپنے اپنے شعبہ عمل میں مثبت سماجی کردار ادا کرنے کے قابل بن سکیں۔

دعوتِ اکیڈمی کی اشاعتی خدمات، دعوتی سرگرمیوں اور تربیتی منہج پر متعدد مطالعات دستیاب ہیں، لیکن قومی تربیتی کورسز کے معاشرتی اثرات اور ان کے اصلاحی کردار کا جامع تحقیقی و تجزیاتی جائزہ نسبتاً محدود ہے۔ اسی علمی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس تحقیق میں قومی تربیتی کورسز کے مقاصد، تنظیمی ساخت، تربیتی طریق کار اور معاشرتی افادیت کا تنقیدی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس مقالے کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ یہ تربیتی پروگرام کس حد تک دینی شعور، اخلاقی ذمہ داری، سماجی ہم آہنگی اور مثبت شہری رویوں کے فروغ میں معاون ثابت ہوئے ہیں، نیز ان کے ادارہ جاتی تجربے سے عصر حاضر کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کے لیے کون سے عملی اور علمی نکات اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

اصلاح معاشرہ: مفہوم، اہمیت اور اسلامی تصور

اسلام ایک جامع اور ہمہ گیر ضابطہ حیات ہے، جس کا مقصد انسان کی انفرادی، خاندانی اور اجتماعی زندگی کو ایسے اصولوں کے مطابق استوار کرنا ہے جو عدل، خیر، اعتدال، امانت، رحم، اخوت اور انسانی وقار کے تحفظ پر مبنی ہوں۔ اسی بنا پر اسلامی تعلیمات میں معاشرتی تعمیر کو محض ایک اخلاقی نصیحت یا وقتی مصلحانہ سرگرمی نہیں سمجھا گیا بلکہ اسے دینی ذمہ داری اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بنیادی مشن کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی اقوام میں فکری انحراف، اخلاقی بگاڑ، معاشرتی ناانصافی اور اعتقادی گمراہی کے خاتمے کے لیے جدوجہد کی، تاکہ ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے جس میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے ساتھ عدل، مساوات، باہمی احترام اور اجتماعی خیر کو عملی حیثیت حاصل ہو۔ اس تناظر میں اسلام کا تصور اصلاح ایک ہمہ جہت عمل ہے، جو فرد کی باطنی تربیت سے آغاز کر کے خاندان، معاشرے اور ریاست تک اپنی اثر پذیری قائم کرتا ہے۔

لغوی اعتبار سے اصلاح کا مادہ (ص۔ ل۔ ح) ہے، جس کے معنی خرابی کو درست کرنا، بگاڑ کو دور کرنا، اعتدال پیدا کرنا اور کسی چیز کو اس کی بہتر حالت پر قائم کرنا ہیں۔ اصطلاحی مفہوم میں اصلاح سے مراد ایسا فکری، اخلاقی اور عملی عمل ہے جس کے ذریعے انسان اور معاشرہ اسلامی اقدار کے مطابق ترقی کی راہ اختیار کرے۔ اس کے برعکس فساد ہر اس قول، فعل یا نظام کو کہا جاتا ہے جو عدل، امن، اخلاق اور اجتماعی توازن کو نقصان پہنچائے۔ اسی لیے اسلامی تعلیمات میں اصلاح اور فساد کو ایک دوسرے کی ضد قرار دیا گیا ہے، جہاں اصلاح خیر، امن اور اعتدال کی نمائندگی کرتی ہے جبکہ فساد ظلم، بے اعتدالی، انتشار اور اخلاقی زوال کی علامت ہے۔

قرآن مجید متعدد مقامات پر اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ انسانی معاشرے کی بقا اور ترقی کا انحصار خیر کے فروغ اور فساد کے انسداد پر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ۔ اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور خدا سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے۔ (الاعراف: 56)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اسلامی نقطہ نظر میں اصلاح ایک وقتی مرحلہ نہیں بلکہ ایک مسلسل ذمہ داری ہے۔ جب معاشرے میں عدل، امن اور خیر قائم ہو جائیں تو ان کی حفاظت بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی ان کے قیام کی جدوجہد۔ اس سے یہ اصول بھی اخذ ہوتا ہے کہ معاشرتی استحکام صرف قوانین کی موجودگی سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ افراد کے اخلاق، فکر اور طرز عمل میں مثبت تبدیلی بھی ناگزیر ہوتی ہے۔

قرآن حکیم نے معاشرتی تبدیلی کے ایک بنیادی اصول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ مَا بَقِيَهُ حَتَّىٰ يَعْزِبُوا مَا بَأْنَفْسِهِمْ ۚ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ مِن وَّالٍ۔ خدا اس (نعمت) کو جو کسی قوم کو (حاصل) ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے۔ اور جب خدا کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ پھر نہیں سکتی۔ اور خدا کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ (الرعد 11:13)

یہ آیت اسلامی فکر میں سماجی تبدیلی کے بنیادی فلسفے کو واضح کرتی ہے۔ قرآن کے مطابق پائیدار تبدیلی کا آغاز انسان کی فکر، کردار اور طرز زندگی سے ہوتا ہے۔ جب فرد اپنی ذمہ داریوں کا شعور حاصل کرتا اور اپنے اخلاق و اعمال کو بہتر بناتا ہے تو اس کے مثبت اثرات خاندان، معاشرے اور قومی زندگی پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ اس لیے اسلامی دعوت فرد کی داخلی تعمیر اور اجتماعی بھلائی کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کرتی بلکہ دونوں کو ایک ہی اصلاحی عمل کے دو باہم مربوط پہلو قرار دیتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے دعوتی مشن کے ذریعے اسی قرآنی تصور کو عملی صورت عطا کی۔ آپؐ نے ایسے معاشرے میں، جہاں ظلم، نسلی تفاخر، معاشی استحصال، اخلاقی انحطاط اور قبائلی تعصبات عام تھے، ایمان، عدل، مساوات، اخوت اور حسن اخلاق پر مبنی ایک نئی اجتماعی زندگی کی بنیاد رکھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے اخلاقی تربیت کو اپنی بعثت کا بنیادی مقصد قرار دیتے ہوئے فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ۔ مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے ہی مبعوث کیا گیا۔ (البخاری، 2003، حدیث: 273) یہ حدیث اس حقیقت کی غماز ہے کہ اسلامی دعوت کا اصل ہدف صرف اعتقادی اصلاح نہیں بلکہ انسان کے کردار، رویوں اور معاشرتی تعلقات کو بھی اعلیٰ اخلاقی اصولوں کے مطابق استوار کرنا ہے۔ اسی اخلاقی تربیت کے نتیجے میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جہاں انصاف، امانت، دیانت، تحمل اور باہمی احترام کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ اسی سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے معاشرتی ذمہ داری کا احساس اجاگر کرتے ہوئے فرمایا

مَنْ رَأَىٰ مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُعِزِّهِ بِدِينِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔ تم میں سے جو شخص منکر (ناقابل قبول کام) دیکھے اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ (قوت) سے بدل دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا سمجھے اور اس کے بدلنے کی مثبت تدبیر سوچے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (مسلم، 2007، حدیث: 49)

یہ حدیث اس اصول کو واضح کرتی ہے کہ اسلامی معاشرے میں ہر فرد اپنی استطاعت کے مطابق خیر کے فروغ اور برائی کی روک تھام کا ذمہ دار ہے۔ یہی اجتماعی احساس اسلامی معاشرت کو فعال، ذمہ دار اور متوازن بناتا ہے۔

اس اعتبار سے اصلاح معاشرہ کسی ایک طبقے یا ادارے کی ذمہ داری نہیں بلکہ امت کے تمام افراد کی مشترکہ دینی اور سماجی ذمہ داری ہے۔ یہی نظریاتی بنیاد بعد کے ادوار میں مختلف دعوتی و تربیتی اداروں کے قیام کا محرک بنی، جن کا مقصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاشرے کی فکری، اخلاقی اور سماجی رہنمائی کرنا تھا۔ دعوت اکائیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد بھی اسی تسلسل کی ایک اہم ادارہ جاتی مثال ہے، جس کے قومی تربیتی کورسز اسی اسلامی تصور اصلاح کو معاصر معاشرتی تناظر میں عملی شکل دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

1.1 اصلاح معاشرہ: معاصر تقاضے اور ادارہ جاتی تربیت کی ضرورت

عصر حاضر میں انسانی معاشرہ فکری، تہذیبی، معاشی اور سماجی سطح پر تیز رفتار تبدیلیوں سے گزر رہا ہے۔ عالمگیریت، جدید ذرائع ابلاغ، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، سماجی رابطوں کے پلیٹ فارمز، مادیت اور انفرادیت نے انسانی زندگی میں بے شمار مثبت امکانات پیدا کیے ہیں، لیکن اس کے ساتھ اخلاقی بحران، خاندانی کمزوری، مذہبی انتہا پسندی، فکری انتشار، عدم برداشت، سماجی بے اعتمادی اور تہذیبی الجھنوں جیسے نئے مسائل بھی سامنے آئے ہیں۔ ایسے حالات میں معاشرے کی فکری و اخلاقی تعمیر کے لیے منظم دعوتی اور تربیتی نظام کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے، کیونکہ پائیدار سماجی استحکام صرف قانونی اصلاحات یا معاشی ترقی سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے مضبوط اخلاقی اقدار، فکری رہنمائی اور ذمہ دار شہری شعور ناگزیر ہیں۔ اسی بنا پر اسلامی تعلیمات معاشرتی تعمیر کو ایک مسلسل اور ہمہ گیر عمل قرار دیتی ہیں، جو ہر دور کے تقاضوں کے مطابق اپنی افادیت برقرار رکھتا ہے۔ (الشاطی، 1997، ج 2، ص 286-295)

اسلامی دعوت کا بنیادی امتیاز یہ ہے کہ وہ حالات کی تبدیلی کے باوجود اپنے اصولی اہداف سے انحراف نہیں کرتی، بلکہ ہر دور کے سماجی، فکری اور تہذیبی چیلنجز کا جواب حکمت، اعتدال اور مثبت طرز عمل کے ذریعے دیتی ہے۔ قرآن مجید اسی اصول کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔ لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ذریعہ سے اپنے رب کے راستے کی طرف بلاؤ اور لوگوں سے بہترین انداز میں گفتگو کرو۔ (النحل 125:16) یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اسلامی دعوت کا مؤثر منہج شدت، تصادم یا جبر نہیں بلکہ حکمت، علمی بصیرت، مکالمہ اور حسن اخلاق ہے۔

اسی اصول کی روشنی میں معاصر دعوتی اداروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ایسے تربیتی پروگرام ترتیب دیں جو اسلامی تعلیمات کو موجودہ سماجی تقاضوں کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے افراد میں اعتدال، تحمل، فکری پختگی اور ذمہ دارانہ طرز عمل پیدا کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی تعلیم و تربیت کے عمل کو محض نظری تعلیم تک محدود نہیں رکھا بلکہ اپنے اسوہ حسنہ کے ذریعے عملی تربیت کو بنیادی اہمیت دی۔ آپ نے صحابہ کرامؓ کی شخصیت اس انداز سے پروان چڑھائی کہ وہ علم، تقویٰ، دیانت، عدل، اخوت اور خدمتِ خلق کی صفات سے آراستہ ہو گئے۔ اسی جامع تصور کو بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

الدِّينُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَاقِبَتِهِمْ۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے پوچھا: کس کی (خیر خواہی؟) آپ نے فرمایا: اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے امیروں کی اور عام مسلمانوں کی (خیر خواہی)۔ (مسلم، ۲۰۰۷، حدیث: ۵۵)

یہ حدیث اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہے کہ اسلامی تربیت کا اصل مقصد انسان کے اندر خیر خواہی، احساسِ ذمہ داری، خدمتِ خلق اور اجتماعی فلاح کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ جب تربیت اس ہمہ گیر تصور کے مطابق انجام پاتی ہے تو اس کے اثرات صرف فرد تک محدود نہیں رہتے بلکہ پورا معاشرہ اس سے مستفید ہوتا ہے۔

معاصر تعلیمی اور سماجی مطالعات بھی اس امر کی تائید کرتے ہیں کہ دیرپا سماجی تبدیلی محض وقتی مہمات یا نظری مباحث سے پیدا نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لیے مستقل تربیتی عمل، علمی رہنمائی، عملی مشق، مسلسل جائزہ اور کردار سازی ناگزیر ہیں۔ جدید تعلیمی نظریات کے مطابق مؤثر تعلیم وہ ہے جو معلومات کی فراہمی کے ساتھ تنقیدی فکر، اخلاقی شعور، عملی مہارت اور سماجی ذمہ داری کو بھی فروغ دے۔ اسی تناظر میں اسلامی دعوتی اداروں کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ دینی تعلیم، اخلاقی تربیت اور معاشرتی شعور کو ایک مربوط نظام کے تحت فروغ دیں، تاکہ تربیت یافتہ افراد اپنے معاشرے میں مثبت اور تعمیری کردار ادا کر سکیں۔ (مسعود، ۲۰۰۷، ص ۱۲۱-۱۳۰)

پاکستان میں دعوتی اور تعلیمی میدان میں متعدد ادارے اپنی اپنی سطح پر خدمات انجام دے رہے ہیں، تاہم دعوتِ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے قومی تربیتی کورسز کے ذریعے اس ضرورت کو ایک منظم ادارہ جاتی شکل دی ہے۔ ان کورسز کی انفرادیت اس امر میں مضمر ہے کہ یہ مختلف سماجی طبقات کی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے علمی رہنمائی، اخلاقی تربیت اور عملی صلاحیتوں کی نشوونما کو یکجا کرتے ہیں۔ یہی پہلو انہیں روایتی تدریسی سرگرمیوں سے ممتاز کرتا ہے اور انہیں معاصر معاشرتی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ایک مؤثر تربیتی نمونہ بناتا ہے۔ اسی پس منظر میں آئندہ صفحات میں دعوتِ اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز کی ساخت، مقاصد، ارتقائی سفر اور عملی افادیت کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

2 دعوتِ اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز: تعارف، مقاصد اور ارتقاء

پاکستان میں دعوت و تربیت کے ادارہ جاتی نظام کی ضرورت اس وقت زیادہ نمایاں ہوئی جب یہ احساس عام ہوا کہ معاشرے کی فکری اور اخلاقی تعمیر صرف رسمی دینی تعلیم یا محدود تبلیغی سرگرمیوں سے ممکن نہیں، بلکہ اس کے لیے ایسے منظم تربیتی مراکز درکار ہیں جو اسلامی تعلیمات کو عملی زندگی اور معاشرتی ضروریات سے ہم آہنگ انداز میں پیش کریں۔ اسی پس منظر میں دعوتِ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے اپنی سرگرمیوں کا

آغاز کیا اور دعوت کو محض تبلیغی عمل کے بجائے ایک ہمہ گیر تعلیمی، فکری اور سماجی ذمہ داری کے طور پر اختیار کیا۔ اکیڈمی کی بنیادی فکر یہ تھی کہ معاشرے میں پائیدار تبدیلی اسی وقت ممکن ہے جب افراد کی علمی رہنمائی، اخلاقی تربیت اور عملی صلاحیتوں کی نشوونما ایک مستقل اور منظم نظام کے تحت کی جائے۔ اسی تصور کی بنیاد پر قومی تربیتی کورسز متعارف کرائے گئے، جن کا مقصد مختلف سماجی طبقات کو ان کی ذمہ داریوں اور عملی میدان کے مطابق دینی رہنمائی اور پیشہ ورانہ اخلاقیات سے آراستہ کرنا تھا۔ (دعوت اکیڈمی، 2022، ص 5-11)

قومی تربیتی کورسز کے ارتقائی سفر کا جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اکیڈمی نے اپنی تربیتی حکمت عملی کو وقت کے ساتھ مسلسل ترقی دی ہے۔ ابتدائی مرحلے میں پروگرام محدود نوعیت کے دعوتی اور تعلیمی موضوعات پر مشتمل تھے، لیکن معاشرتی تبدیلیوں، قومی ضروریات اور معاصر فکری چیلنجز کے پیش نظر ان کے دائرہ کار، نصاب اور مخاطبین میں نمایاں وسعت پیدا کی گئی۔ نتیجتاً ائمہ و خطباء، اساتذہ، طلبہ، خواتین، نوجوانوں، سرکاری افسران، سماجی کارکنوں اور دیگر پیشہ ور طبقات کے لیے الگ الگ پروگرام ترتیب دیے گئے۔ یہ ارتقائی عمل اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ اکیڈمی نے اپنے نظام کو جامد رکھنے کے بجائے مسلسل نظر ثانی، تجدید اور سماجی ضروریات سے ہم آہنگی کو اپنی پالیسی کا حصہ بنایا، جو کسی بھی مؤثر تربیتی ادارے کی بنیادی شناخت سمجھی جاتی ہے۔

قومی تربیتی کورسز کا بنیادی مقصد شرکاء کو صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ ان میں ایسی فکری بصیرت، اخلاقی پختگی اور عملی اہلیت پیدا کرنا ہے جو انہیں اپنے ذاتی، پیشہ ورانہ اور سماجی ماحول میں مؤثر کردار ادا کرنے کے قابل بنا سکے۔ اسی لیے ان پروگراموں کی منصوبہ بندی میں علم، کردار اور خدمت کو باہم مربوط عناصر کی حیثیت حاصل ہے۔ تربیتی نصاب میں قرآن و سنت، سیرت نبوی ﷺ، اسلامی اخلاقیات، دعوتی حکمت، ابلاغی مہارت، خاندانی استحکام، قومی یکجہتی، سماجی ہم آہنگی اور معاصر فکری مسائل کو اس انداز سے شامل کیا گیا ہے کہ شرکاء نظری مباحث کے ساتھ ان تعلیمات کو عملی زندگی میں بروئے کار لانے کی صلاحیت بھی حاصل کریں۔ یہی جامع نقطہ نظر ان پروگراموں کو روایتی تدریسی سرگرمیوں سے ممتاز کرتا ہے، کیونکہ یہاں کامیابی کا معیار محض سند یا امتحان نہیں بلکہ کردار سازی، خدمت خلق اور ذمہ دارانہ سماجی رویوں کی تشکیل ہے۔ (دعوت اکیڈمی، 2021، ص 12-19)

دعوت اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز کی منصوبہ بندی ایسے جامع مقاصد کے تحت کی گئی ہے جو محض علمی معلومات کی فراہمی تک محدود نہیں بلکہ افراد کی فکری بالیدگی، اخلاقی استحکام اور عملی صلاحیتوں کی نشوونما کو بھی اپنے دائرہ کار میں شامل کرتے ہیں۔ ان کورسز کے ذریعے شرکاء میں اسلامی تعلیمات کا ایسا شعور پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو انہیں اپنی ذاتی، خاندانی، پیشہ ورانہ اور سماجی ذمہ داریوں کو بہتر انداز میں سمجھنے اور ادا کرنے کے قابل بنائے۔ اس کے ساتھ انہیں معاصر سماجی مسائل کا اسلامی اصولوں کی روشنی میں متوازن تجزیہ کرنے اور حالات کے مطابق حکمت و اعتدال کے ساتھ فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی فراہم کی جاتی ہے۔ اس طرح یہ پروگرام علم اور عمل کے درمیان مؤثر ربط قائم کرتے ہوئے اسلامی اقدار کو روزمرہ زندگی کا حصہ بنانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

ان کو سز میں اس امر کو بھی خصوصی اہمیت دی گئی ہے کہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد اپنے اپنے پیشہ ورانہ ماحول میں دیانت، ذمہ داری، خدمتِ خلق اور حسن معاملات جیسے اسلامی اوصاف کو فروغ دیں۔ اسی مقصد کے لیے تربیتی سرگرمیوں میں مؤثر ابلاغ، اجتماعی نظم، قائدانہ اوصاف، باہمی تعاون، مثبت طرزِ فکر اور عوامی خدمت جیسے پہلوؤں کو نمایاں مقام دیا گیا ہے۔ اس حکمتِ عملی کے ذریعے شرکاء میں ایسا اعتماد اور صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے وہ اپنے اداروں اور سماجی حلقوں میں مثبت تبدیلی کے محرک بن سکیں۔ (القرضاوی، 2001، ص 145-158)

اسی طرح ان پروگراموں کی تشکیل میں قومی یکجہتی، باہمی احترام، برداشت، فکری اعتدال اور تعمیری مکالمے کی روایت کو مستحکم کرنے پر بھی توجہ دی گئی ہے۔ موجودہ دور میں فکری اختلافات، سماجی تقسیم اور ابلاغی چیلنجز کے پیشِ نظر یہ پہلو غیر معمولی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ چنانچہ کورسز میں ایسے مباحث اور سرگرمیوں کو شامل کیا گیا ہے جو شرکاء میں اختلافِ رائے کے مہذب اظہار، مشترکہ قومی مفاد کے شعور اور سماجی تعاون کے جذبے کو مضبوط بناتے ہیں۔ یہی جامع مقاصد قومی تربیتی کورسز کو محض تدریسی سرگرمی نہیں رہنے دیتے بلکہ انہیں ایسی تعمیری کاوش میں تبدیل کرتے ہیں جو باشعور، متوازن اور ذمہ دار افراد کی تیاری کے ذریعے معاشرے میں دیرپا مثبت اثرات پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اکیڈمی نے قومی تربیتی کورسز کی تشکیل میں مخاطبین کی ضروریات کے تجزیے کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ مختلف طبقات کی سماجی ذمہ داریاں، علمی سطح اور پیشہ ورانہ تقاضے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، اس لیے تمام شرکاء کے لیے یکساں نصاب مرتب کرنے کے بجائے ضرورت پر مبنی تربیتی ماڈل اختیار کیا گیا۔ ائمہ و خطباء کے لیے دعوت، خطابت اور دینی رہنمائی؛ اساتذہ کے لیے تدریسی مہارت اور فکری رہنمائی؛ نوجوانوں کے لیے شخصیت سازی اور اخلاقی قیادت؛ خواتین کے لیے خاندانی استحکام اور تربیتِ اولاد؛ جبکہ سرکاری افسران اور دیگر پیشہ ور افراد کے لیے دیانت، شفافیت، عوامی خدمت اور پیشہ ورانہ اخلاقیات سے متعلق موضوعات کو ترجیح دی گئی۔ اس حکمتِ عملی نے تربیت کو زیادہ مؤثر، عملی اور نتائج خیز بنایا، کیونکہ ہر شریک کو اپنے عملی میدان سے متعلق رہنمائی فراہم کی گئی۔ (دعوتِ اکیڈمی، 2021، ص 8-18)

ان کورسز کی تدریسی حکمتِ عملی بھی ان کی نمایاں خصوصیات میں شامل ہے۔ روایتی لیکچر پر انحصار کرنے کے بجائے باہمی مکالمے، گروہی مباحث، عملی مشقوں، تربیتی ورکشاپس، مطالعاتی سرگرمیوں، سوال و جواب اور تجربات کے تبادلے جیسے طریقوں کو اختیار کیا گیا ہے۔ اس اندازِ تدریس سے شرکاء میں صرف علمی فہم ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ تنقیدی سوچ، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت، مؤثر ابلاغ، اجتماعی تعاون اور عملی فیصلہ سازی کی مہارت بھی فروغ پاتی ہے۔ جدید تعلیمی تحقیقات بھی اس حقیقت کی تائید کرتی ہیں کہ بالغ افراد کی تعلیم اس وقت زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے جب انہیں سیکھنے کے عمل کا فعال شریک بنایا جائے، نہ کہ محض معلومات کا سامع۔ یہی وجہ ہے کہ دعوتِ اکیڈمی نے اسلامی دعوتی فکر اور جدید تدریسی اصولوں کے درمیان ایک متوازن امتزاج پیدا کیا ہے، جس سے تربیتی سرگرمیوں کی افادیت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

قومی تربیتی کورسز کا ایک اہم پہلو ان کا معاشرے سے عملی ربط بھی ہے۔ ان پروگراموں میں صرف نظری مباحث پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ خاندانی نظام، نوجوانوں کی فکری رہنمائی، سماجی ہم آہنگی، بین المذاہب احترام، قومی یکجہتی، منشیات سے بچاؤ، برداشت، بین المذاہب مکالمہ اور دیگر معاصر مسائل کو اسلامی نقطہ نظر سے زیر بحث لایا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں شرکاء کو نہ صرف فکری رہنمائی حاصل ہوتی ہے بلکہ وہ اپنے سماجی اور پیشہ ورانہ

ماحول میں ان اصولوں کو عملی طور پر نافذ کرنے کی صلاحیت بھی حاصل کرتے ہیں۔ اسی عملی ربط نے قومی تربیتی کورسز کو محض تدریسی سرگرمی کے بجائے ایک مؤثر سماجی و دعوتی منصوبے کی حیثیت عطا کی ہے، جس کے اثرات فرد سے آگے بڑھ کر خاندان، ادارے اور وسیع تر معاشرے تک محسوس کیے جاسکتے ہیں۔

اصلاح معاشرہ میں دعوة اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز کا کردار

اسلامی تعلیمات میں اصلاح معاشرہ کا تصور محض انفرادی عبادات، اخلاقی نصیحت یا دینی معلومات کی اشاعت تک محدود نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر اور مسلسل عمل ہے، جس کا مقصد فرد، خاندان اور معاشرے کی فکری، اخلاقی اور عملی تشکیل کو اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کرنا ہے۔ قرآن مجید انسانی معاشرے کی فلاح کو ایمان، عمل صالح، عدل، باہمی تعاون، خیر خواہی اور اجتماعی ذمہ داری سے وابستہ کرتا ہے۔ اسی لیے اسلامی دعوت کا اصل مقصد صرف افراد کی تعداد میں اضافہ نہیں بلکہ ایسے باکردار اور ذمہ دار انسانوں کی تیاری ہے جو اپنے علم، اخلاق اور عمل کے ذریعے معاشرے میں خیر، عدل اور اعتدال کے فروغ کا ذریعہ بن سکیں۔ اس تناظر میں دعوت اور تربیت ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں؛ دعوت فکری رہنمائی فراہم کرتی ہے جبکہ تربیت اس رہنمائی کو عملی کردار میں ڈھالتی ہے۔ دعوة اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے قومی تربیتی کورسز اسی اسلامی تصور کو عملی شکل دیتے ہیں، جہاں معاشرتی تعمیر کو ایک منظم، تدریجی اور مسلسل عمل کے طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ (دعوة اکیڈمی، 2021، ص 18)

قرآن مجید اجتماعی اصلاح کی بنیاد باہمی تعاون، خیر کے فروغ اور سماجی ذمہ داری کو قرار دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔ (المائدہ 5:2)

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ ایک صالح معاشرہ اسی وقت تشکیل پاتا ہے جب اس کے افراد خیر کے فروغ اور منفی رجحانات کے خاتمے کے لیے باہمی تعاون کریں۔ دعوة اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز اسی قرآنی اصول کو بنیاد بناتے ہوئے شرکاء میں خدمتِ خلق، اجتماعی ذمہ داری، اخلاقی قیادت اور قومی مفاد کے احساس کو فروغ دیتے ہیں، تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق معاشرتی تعمیر میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

قومی تربیتی کورسز کی نمایاں خصوصیت ان کا شخصیت ساز تربیتی منہج ہے۔ اکیڈمی کے نزدیک دعوت کی کامیابی محض علمی معلومات پر منحصر نہیں بلکہ داعی کے کردار، اخلاق، طرزِ فکر اور عملی رویے سے وابستہ ہے۔ اسی لیے نصاب کی تشکیل میں قرآن و سنت، سیرتِ نبوی ﷺ، اسلامی اخلاقیات، دعوتی حکمت، البلاغی مہارت، قائدانہ صلاحیت، اجتماعی نظم، برداشت، اختلاف رائے کے آداب اور سماجی خدمت جیسے موضوعات کو باہم مربوط انداز میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد ایسے افراد کی تیاری ہے جو اپنے علم کو عملی زندگی میں نافذ کر سکیں اور اپنے پیشہ ورانہ و سماجی ماحول میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنیں۔ یہ انداز تربیت جدید تعلیمی اصولوں سے بھی ہم آہنگ ہے، جن کے مطابق مؤثر تعلیم وہی ہے جو معلومات کو رویوں، اقدار اور عملی صلاحیتوں میں تبدیل کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی اجتماعی زندگی میں کردار کی اہمیت کو نمایاں کرتے ہوئے فرمایا:

الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا۔ مومن دوسرے مومن کے لیے ایک مضبوط عمارت کی مانند ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔ (البخاری، 2002، حدیث: 6026)

اس حدیث کی روشنی میں دعوتِ اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز میں اجتماعی سرگرمیوں، گروہی مباحث، عملی مشقوں اور مشترکہ منصوبہ بندی کو اہمیت دی جاتی ہے، تاکہ شرکاء میں تعاون، اعتماد، باہمی احترام اور اجتماعی قیادت کی صلاحیتیں پروان چڑھیں۔ اس تربیتی عمل کا نتیجہ یہ ہے کہ شرکاء اپنی ذات تک محدود نہیں رہتے بلکہ خاندان، ادارے اور معاشرے میں بھی مثبت کردار ادا کرنے کے لیے آمادہ ہوتے ہیں۔

قومی تربیتی کورسز کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ان کی منصوبہ بندی مختلف سماجی طبقات کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر کی گئی ہے۔ ائمہ و خطباء، اساتذہ، طلبہ، خواتین، نوجوانوں، سرکاری افسران اور دیگر پیشہ ور افراد کے لیے الگ الگ پروگرام ترتیب دینا اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ ہر طبقے کی ذمہ داریاں اور تقاضے مختلف ہوتے ہیں۔ اسی لیے ہر پروگرام میں متعلقہ طبقے کی عملی ضروریات، پیشہ ورانہ اخلاقیات اور سماجی ذمہ داریوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے، جس سے تربیتی سرگرمیوں کی افادیت اور عملی اثر پذیری میں اضافہ ہوا ہے۔ (دعوتِ اکیڈمی، 2023، ص 12-16)

دعوتِ اکیڈمی نے خاندانی نظام کو معاشرتی استحکام کی بنیادی اکائی قرار دیتے ہوئے اپنے قومی تربیتی کورسز میں ازدواجی زندگی، والدین اور اولاد کے حقوق، تربیتِ اولاد، خواتین کے مثبت سماجی کردار، باہمی احترام اور خاندانی تعلقات جیسے موضوعات کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ اس کا مقصد صرف شرعی احکام کی وضاحت نہیں بلکہ ایسے خاندانی ماحول کی تشکیل ہے جہاں محبت، اعتماد، برداشت اور ذمہ داری جیسی اسلامی اقدار عملی صورت اختیار کریں۔ مضبوط خاندان ہی متوازن معاشرے کی بنیاد بنتا ہے، اس لیے اکیڈمی نے اس پہلو کو اپنی تربیتی حکمتِ عملی کا مستقل حصہ بنایا ہے۔ (مسعود، 2006، ص 24-28)

قرآن مجید اہل ایمان کو باہمی اخوت کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلَحُوا بَيْنَ أَخَوِيكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ (الحجرات 10:49)

اسی قرآنی ہدایت کی روشنی میں قومی تربیتی کورسز میں بین المسالک احترام، قومی یکجہتی، برداشت، مکالمے کی ثقافت اور اختلافات کے تعمیری حل پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے، تاکہ شرکاء معاشرتی اختلافات کو تصادم کے بجائے حکمت، احترام اور گفت و شنید کے ذریعے حل کرنے کی صلاحیت حاصل کریں۔

معاصر دور میں نوجوان نسل فکری انتشار، ڈیجیٹل ذرائع کے غیر متوازن استعمال، تہذیبی یلغار، اخلاقی چیلنجز اور انتہا پسندانہ رجحانات جیسے مسائل سے دوچار ہے۔ اس تناظر میں دعوتِ اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز نوجوانوں میں تنقیدی فکر، متوازن استدلال، دینی بصیرت، مثبت طرزِ عمل اور سماجی خدمت کے جذبے کو فروغ دیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں نوجوان محض دینی معلومات کے حامل نہیں بنتے بلکہ اپنے تعلیمی، پیشہ ورانہ اور سماجی میدان میں ذمہ دار اور باکردار شہری کے طور پر اپنا کردار ادا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ (دعوتِ اکیڈمی، 2021، ص 12)

رسول اللہ ﷺ نے معاشرتی ذمہ داری کو ایمان کا تقاضا قرار دیتے ہوئے فرمایا: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُتَّقِ خَيْرًا أَوْ لِيَصْنُتْ۔ جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔ (بخاری، 2002، حدیث: 6018)

یہ حدیث اس امر کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ زبان، ابلاغ اور گفتگو بھی معاشرتی تعمیر کے اہم ذرائع ہیں۔ اسی لیے اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز میں مؤثر ابلاغ، دعوتی حکمت، اختلافِ رائے کے آداب، مثبت مکالمے اور ذمہ دارانہ اظہارِ رائے کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے، تاکہ شرکاء معاشرے میں خیر، اعتدال اور باہمی اعتماد کے فروغ کا ذریعہ بن سکیں۔

دعوتِ اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز کی ایک نمایاں خصوصیت ان کا منظم اور مسلسل تربیتی نظام ہے۔ مستقل نصاب، مرحلہ وار پروگرام، علمی و اشاعتی معاونت، تربیت یافتہ اساتذہ، تحقیقی سرگرمیاں اور مختلف اداروں کے ساتھ تعاون نے ان پروگراموں کو پائیدار بنادیں فراہم کی ہیں۔ یہی تسلسل انہیں وقتی سرگرمیوں سے ممتاز کرتا ہے اور ان کی عملی افادیت میں اضافہ کرتا ہے۔ دستیاب دستاویزی شواہد اور اکیڈمی کی سالانہ رپورٹس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کورسز نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے شرکاء میں دینی شعور، اخلاقی ذمہ داری، پیشہ ورانہ دیانت اور سماجی خدمت کے جذبے کو فروغ دینے میں مثبت کردار ادا کیا ہے، اگرچہ ان اثرات کی مقداری پیمائش اور طویل المدتی جائزے پر مزید تحقیق کی گنجائش موجود ہے۔ (دعوتِ اکیڈمی، 2021، ص 11-22)

مجموعی تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ دعوتِ اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز دعوت، تعلیم، اخلاقی تربیت اور سماجی خدمت کو ایک مربوط فکری و عملی نظام میں جمع کرتے ہیں۔ یہی جامعیت انہیں محض تدریسی پروگراموں سے ممتاز بناتی ہے۔ اگر مستقبل میں تربیتی اثرات کے سائنسی جائزے، بعد از تربیت رہنمائی، نصاب کی مسلسل تجدید، جدید ابلاغی ذرائع سے مؤثر استفادہ اور قومی و بین الاقوامی علمی تعاون کو مزید فروغ دیا جائے تو یہ کورسز نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام میں بھی معاشرتی تعمیر اور اسلامی تربیت کے ایک مؤثر اور قابلِ تقلید ادارہ جاتی نمونے کے طور پر مزید نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔

مزید برآں، تحقیقی تجزیے سے یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ دعوتِ اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز کی مؤثریت کا بنیادی سبب ان کی جامع اور متوازن تربیتی حکمتِ عملی ہے، جس میں دینی تعلیم، اخلاقی تزکیہ، فکری رہنمائی اور عملی صلاحیتوں کی نشوونما کو ایک دوسرے سے الگ نہیں سمجھا گیا۔ یہی جامعیت ان پروگراموں کو محض تدریسی سرگرمیوں سے ممتاز کرتی ہے۔ اکیڈمی نے معاشرے کے مختلف طبقات کی ضروریات، قومی حالات اور عصر

حاضر کے فکری چیلنجز کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسا تربیتی نظام وضع کیا ہے جو علمی روایت سے وابستگی برقرار رکھتے ہوئے عملی زندگی کے تقاضوں کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ اس طرزِ عمل نے قومی تربیتی کورسز کو دعوت، تعلیم اور سماجی خدمت کے درمیان ایک مؤثر رابطے کی حیثیت عطا کی ہے۔

اس کے ساتھ یہ بھی قابلِ توجہ ہے کہ بدلتے ہوئے عالمی اور قومی حالات مستقبل میں ایسے تربیتی نظاموں سے مزید جدت، تحقیق اور یکپارچہ کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ قومی تربیتی کورسز کے نصاب، تدریسی وسائل اور تربیتی طریقہ کار کا وقفہ وقفہ سے علمی جائزہ لیا جائے، تاکہ نئی فکری جہتوں، سماجی مسائل اور ابلاغی ذرائع کو مناسب انداز میں شامل کیا جاسکے۔ اسی طرح تربیت مکمل کرنے والے شرکاء کے عملی کردار، سماجی خدمات اور دعوتی سرگرمیوں کے اثرات پر مستقل تحقیقی مطالعات بھی کیے جائیں، تاکہ ان پروگراموں کی افادیت کو مزید مضبوط علمی بنیادوں پر جانچا جاسکے۔ اس نوعیت کی مسلسل نظر ثانی نہ صرف تربیتی معیار کو بہتر بنائے گی بلکہ دعوتِ اکیڈمی کے تجربے کو اسلامی دعوت و تربیت کے میدان میں ایک قابلِ اعتماد تحقیقی نمونے کے طور پر مزید مستحکم کرے گی۔

نتائج تحقیق

زیرِ نظر تحقیقی مطالعے سے درج ذیل اہم نتائج اخذ کیے گئے ہیں، جو دعوتِ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے قومی تربیتی کورسز کی علمی، تربیتی اور معاشرتی اہمیت کو نمایاں کرتے ہیں۔ ان نتائج کو درج ذیل نکات کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے:

- تحقیق سے یہ حقیقت سامنے آئی کہ دعوتِ اکیڈمی کے قومی تربیتی کورسز ایک منظم، مستقل اور مقصدی تربیتی نظام کی نمائندگی کرتے ہیں، جس میں اسلامی دعوت، فکری رہنمائی اور اخلاقی تربیت کو باہم مربوط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس جامع حکمتِ عملی نے ان پروگراموں کو محض تدریسی سرگرمی کے بجائے ایک مؤثر اصلاحی عمل کی صورت عطا کی ہے۔
- یہ واضح ہوا کہ قومی تربیتی کورسز کی منصوبہ بندی معاشرے کے مختلف طبقات کی ضروریات اور ذمہ داریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے، جس کے باعث ہر طبقے کے لیے اس کی عملی اور پیشہ ورانہ ضروریات سے ہم آہنگ تربیتی مواد فراہم کیا گیا۔ یہی تنوع ان پروگراموں کی مؤثریت اور سماجی افادیت میں اضافے کا اہم سبب ہے۔
- تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان کورسز میں قرآن و سنت کی تعلیمات کو معاصر سماجی حالات کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے اعتدال، رواداری، ذمہ داری، خدمتِ خلق، قومی یکجہتی اور مثبت سماجی رویوں کے فروغ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے، جس سے شرکاء کی فکری اور اخلاقی تشکیل میں نمایاں معاونت حاصل ہوتی ہے۔
- مطالعے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دعوتِ اکیڈمی نے نظری تعلیم اور عملی تربیت کے درمیان مؤثر توازن قائم کیا ہے۔ علمی مباحث، عملی مشقیں، تربیتی نشستیں، باہمی تبادلہٴ خیال اور تجرباتی سرگرمیاں شرکاء کی عملی استعداد، ابلاغی مہارت اور قائدانہ صلاحیتوں کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

- اس تحقیق سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوا کہ قومی تربیتی کورسز نے انفرادی اصلاح اور اجتماعی ذمہ داری کے درمیان مضبوط تعلق قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، جس کے نتیجے میں شرکاء میں سماجی شعور، اخلاقی احساس، باہمی تعاون اور مثبت شہری طرزِ عمل کو فروغ ملا، جو ایک متوازن اور پرامن معاشرے کی تشکیل کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔
- تنقیدی تجزیے سے یہ بھی واضح ہوا کہ ان پروگراموں کی افادیت کو مزید مؤثر بنانے کے لیے تربیتی اثرات کے باقاعدہ تحقیقی جائزے، تربیت مکمل کرنے والے شرکاء کی مسلسل علمی رہنمائی، نصاب کی متواتر نظر ثانی، جدید ابلاغی ذرائع سے مؤثر استفادہ اور قومی و بین الاقوامی علمی اداروں کے ساتھ تحقیقی تعاون کو مزید فروغ دینا ضروری ہے۔ اس سے قومی تربیتی کورسز کی علمی حیثیت، عملی افادیت اور معاشرتی اثرات میں مزید اضافہ ممکن ہو گا۔

اختتامیہ

زیر نظر تحقیقی مطالعہ اس حقیقت کو نمایاں کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاشرتی تعمیر ایک ہمہ گیر اور مسلسل عمل ہے، جس کے لیے منظم علمی رہنمائی، مؤثر تربیت اور عملی وابستگی ناگزیر ہے۔ اس تناظر میں دعوتِ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے اپنے قومی تربیتی کورسز کے ذریعے ایک ایسا منظم نظام وضع کیا ہے، جو دینی تعلیم، اخلاقی تربیت، فکری اعتدال اور سماجی شعور کو باہم مربوط کرتے ہوئے مختلف طبقاتِ معاشرہ کی ضروریات سے ہم آہنگ رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہی جامعیت ان کورسز کو محض تدریسی سرگرمیوں سے ممتاز کرتی ہے اور انہیں اسلامی دعوت و تربیت کے ایک مؤثر ادارہ جاتی نمونے کی حیثیت عطا کرتی ہے۔

اس تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ قومی تربیتی کورسز کی افادیت کا انحصار صرف ان کے نصاب یا تدریسی طریقہ کار پر نہیں بلکہ اس جامع تربیتی فکر پر ہے جس کے ذریعے شرکاء میں ذمہ داری، اعتدال، خدمتِ خلق، پیشہ ورانہ دیانت اور اجتماعی فلاح کا شعور پیدا کیا جاتا ہے۔ مختلف سماجی طبقات کی ضروریات کے مطابق پروگراموں کی تشکیل، عملی سرگرمیوں پر توجہ اور معاصر مسائل کو اسلامی تناظر میں پیش کرنے کی حکمتِ عملی نے ان کورسز کو قومی سطح پر ایک مؤثر علمی و تربیتی تجربہ بنا دیا ہے، جس سے دیگر دینی اور تعلیمی ادارے بھی رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

اگرچہ یہ تربیتی نظام اپنی مجموعی ساخت، علمی بنیادوں اور عملی افادیت کے اعتبار سے قابلِ قدر نتائج کا حامل ہے، تاہم بدلتے ہوئے سماجی، تعلیمی اور تکنیکی حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ اس کی مؤثریت کو مزید مستحکم بنانے کے لیے مسلسل تحقیقی جائزہ، نصاب کی متواتر تجدید، تربیتی اثرات کی سائنسی پیمائش، تربیت مکمل کرنے والے شرکاء کے منظم تعاقب اور جدید ذرائع ابلاغ و ڈیجیٹل تعلیم سے مؤثر استفادہ کو آئندہ منصوبہ بندی کا حصہ بنایا جائے۔ اس سے نہ صرف قومی تربیتی کورسز کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گا بلکہ اسلامی دعوت و تربیت کے میدان میں ایک مضبوط اور قابلِ اعتماد علمی روایت بھی فروغ پائے گی۔

مجموعی طور پر یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ دعوتِ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے قومی تربیتی کورسز اسلامی معاشرتی فکر کے عملی نفاذ کی ایک کامیاب مثال ہیں، جنہوں نے دینی تعلیم، اخلاقی تعمیر اور سماجی ذمہ داری کے درمیان مؤثر ربط قائم کرتے ہوئے پاکستان میں ادارہ جاتی دعوت و تربیت کے فروغ میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اس تحقیق سے حاصل ہونے والے نتائج نہ صرف دعوتِ اکیڈمی کی خدمات کو علمی بنیادوں پر سمجھنے میں معاون ہیں بلکہ اسلامی دعوت، تربیت اور معاشرتی تعمیر کے موضوع پر مستقبل میں ہونے والی تحقیقی کاوشوں کے لیے بھی ایک مضبوط علمی اساس فراہم کرتے ہیں۔

مصادر ومراجع

القرآن الكريم

Al-Qur'ān al-Karīm.

البخاری، محمد بن اسماعیل۔ (2003ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت: دار ابن کثیر۔

Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. (2003). Al-Adab al-Mufrad. Beirut: Dār Ibn Kathīr.

مسلم، امام مسلم بن الحجاج القشیری۔ (2007ء)۔ صحیح مسلم۔ بیروت: دار إحياء التراث العربی۔

Muslim, Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī. (2007). Ṣaḥīḥ Muslim. Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī.

الشاطبي، ابراهيم بن موسى۔ (1997ء)۔ الموافقات في أصول الشريعة (ج 2)۔ بیروت: دار الكتب العلمية۔

Al-Shāṭibī, Ibrāhīm ibn Mūsā. (1997). Al-Muwāfaqāt fī Uṣūl al-Sharī'ah (Vol. 2). Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah.

مسعود، محمد خالد۔ (2007ء)۔ شریعت اور سماجی تبدیلی۔ اسلام آباد: اسلامی تحقیقاتی ادارہ۔

Masud, Muhammad Khalid. (2007). Sharī'at aur Samājī Tabdīlī. Islamabad: Islamic Research Institute.

دعوة أکيڈمی۔ (2022ء)۔ قومی تربیتی کورسز: تعارف و تربیتی پروگرام۔ اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔

Da'wah Academy. (2022). National Training Courses: Introduction and Training Programs. Islamabad: International Islamic University Islamabad.

دعوة أکيڈمی۔ (2021ء)۔ Da'wah Skills Training Manual۔ اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔

Da'wah Academy. (2021). Da'wah Skills Training Manual. Islamabad: International Islamic University Islamabad.

القرضاوی، یوسف۔ (2001ء)۔ الصحوۃ الإسلامية بین الاختلاف المشروع والتفرق المذموم۔ قاہرہ: دار الشروق۔

Al-Qaraḍāwī, Yūsuf. (2001). Al-Ṣaḥwah al-Islāmiyyah bayna al-Ikhtilāf al-Mashrū' wa al-Tafarruq al-Madhmūm. Cairo: Dār al-Shurūq.

دعوة أکيڈمی۔ (2021ء)۔ Imams Training Manual۔ اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔

Da'wah Academy. (2021). Imams Training Manual. Islamabad: International Islamic University Islamabad.

البخاری، محمد بن اسماعیل۔ (2002ء)۔ الجامع الصحيح۔ بیروت: دار ابن کثیر۔

Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl. (2002). Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ. Beirut: Dār Ibn Kathīr.

دعوة اکیڈمی۔ (2023ء)۔ سالانہ تربیتی رپورٹ۔ اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔

Da'wah Academy. (2023). Annual Training Report. Islamabad: International Islamic University Islamabad.

مسعود، محمد خالد۔ (2006ء)۔ اسلامی قانون: نظریہ و عمل۔ اسلام آباد: اسلامی تحقیقاتی ادارہ۔

Masud, Muhammad Khalid. (2006). Islāmī Qānūn: Naẓariyah wa ‘Amal. Islamabad: Islamic Research Institute.